بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۳

الفضل (۲) قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۶ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۱۹ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | ۲۶ ماہ جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کل ظہر کے وقت سے نسبتاً اچھی ہے۔ پاؤں کے درد نقرس میں کمی آ گئی ہے۔ البتہ کھانسی زیادہ اُٹھتی رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُمّ المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

فنانشل سکرٹری صاحب تحریک جدید لکھتے ہیں۔ کہ تحریک جدید سال نہم کی قربانیوں کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان پرور خطبہ جو اس پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ تحریک جدید کی طرف سے علیحدہ بھی ان جماعتوں میں جن کے وعدے نہیں آئے۔ یا جن کے سب دوستوں کے نہیں آئے۔ نیز ان افراد کو جو ابھی تک وعدے نہیں کر سکے۔ ارسال کیا گیا ہے تا وہ فوری توجہ کریں۔ یہ خطبہ ۲۹ تاریخ کے جمعہ میں تو سنایا جائے گا۔ لیکن عہدیداروں کو چاہیئے۔ کہ اس کے پہنچتے ہی پانچوں نمازوں کے وقت بھی سنا دیں۔ تا سب تک پہنچ جائے۔ اور ہر احمدی سے ... کی بابت دریافت کر لیں۔ اور فہرست ...

خطبہ جمعہ

تمام جماعتیں ۳۱ جنوری تک اپنے وعدوں کی لسٹیں مکمل کر کے یکم فروری کو وعدے پوسٹ کر دیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۴۳ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے

تحریک جدید سال نہم کا اعلان

کرتے ہوئے ہندوستان کے اُن علاقوں کے لئے جہاں اُردو بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ ۳۱ جنوری آخری تاریخ مقرر کی تھی جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ہمیشہ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اس سال جماعت کے بہت سے حصہ نے جلسہ سالانہ سے پہلے ہی اپنے وعدے بھجوانے کی کوشش کی تھی۔ اور گذشتہ سالوں کی نسبت جلسہ سالانہ تک وعدوں کی جو آمد تھی۔ وہ پہلے بہت زیادہ تھی۔ لیکن جلسہ سالانہ کے بعد جو لوگ باقی رہ گئے تھے۔ اُن کے وعدوں کی آمد کی رفتار نہایت ہی سست ہو چکی ہے۔ اور اب صرف نو دن وعدوں کی روانگی میں باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے میں ایک دفعہ پھر جماعت کے

دوستوں کو توجہ

دلاتا ہوں خصوصاً کارکنوں کو۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے اپنی اپنی جماعت کی لسٹوں کو جلد سے جلد مکمل کر کے بھجوا دیں۔

مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ قریباً پانچ سو پچاس افراد اور چھیاسٹھ جماعتیں ایسی ہیں جن کے وعدے ابھی تک مرکز میں نہیں پہونچے۔ گو یہ جماعتیں بالعموم گاؤں کی ہیں۔ جن کے چندے بہت کم ہوتے ہیں۔ اور جن کے لئے لسٹوں کا فوری طور پر پُر کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ زمیندار آخری وقت تک اپنی آمد کی مقدار کا صحیح اندازہ لگانے کے انتظار میں رہتا ہے۔ تا کہ اُسے علم ہو سکے۔ کہ وہ قربانی میں کتنا حصہ لے سکتا ہے۔ مگر بہرحال جو مدت اس غرض کے لئے مقرر ہے۔ اس میں وعدوں کی لسٹوں کا آ جانا ضروری ہے۔

پس میں ان تمام جماعتوں کو جن کی طرف سے وعدوں کی لسٹیں ابھی تک نہیں پہنچیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ

۳۱ جنوری تک اپنی لسٹیں

مکمل کر کے یکم فروری کو وعدے پوسٹ کر دیں۔ اسی طرح جو افراد باقی رہ گئے ہیں اور جنہوں نے اب تک تحریک جدید کے چندہ کے سلسلہ میں اپنا کوئی وعدہ نہیں لکھوایا۔ ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اب وعدہ لکھوانے کی میعاد میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ ممکن ہے اُن میں سے کسی نے اپنا وعدہ تو بھجوا دیا ہو۔ مگر مرکز میں نہ پہنچا ہو۔ اس لئے وہ دیکھ لیں۔ کہ انہیں وعدوں کی وصولی کی رسید پہنچ گئی ہے۔ یا نہیں۔ اگر انہیں رسید نہ پہونچی ہو۔ تو وہ دوبارہ اپنے وعدے بھجوا دیں تا کہ وہ دُوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

اس کے علاوہ جن جماعتوں نے شروع میں ہی اپنے وعدوں کی لسٹیں فوری طور پر مرتب کر کے بھجوا دی تھیں اور جن کی جماعتوں کے سارے افراد اس میں حصہ لے چکے ہیں۔ اُن کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ان

لسٹوں پر دوبارہ نظر

ڈال لیں۔ اور جو دوست اس میں پہلے حصہ لے چکے ہیں۔ مگر انہوں نے اپنی طاقت اور وسعت سے کم حصہ لیا ہے۔ اُن کو دوبارہ تحریک کریں۔ اسی طرح اگر کوئی دوست رہ گیا ہو۔ تو اسے بھی تحریک کریں اور اس طرح وہ بھی اپنی لسٹیں ہر لحاظ سے مکمل کر کے ۳۱ جنوری تک مرکز میں پہونچا دیں۔

ان کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں ہماری جماعت میں ایسے لوگ ہیں۔ جنہیں جنگ کی وجہ سے

نئی ملازمتیں

ملی ہیں۔ یا اُن کے عہدوں میں ترقی ہوئی ہے۔ جس حد تک لسٹیں یہاں آ چکی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ ان میں سے ایک اچھی تعداد نے خدا تعالیٰ کے فضل سے کوشش کی ہے کہ وہ اپنی زیادہ آمدنیوں کے مطابق چندہ لکھوائے۔ مگر کچھ لوگ اب بھی ایسے ہیں جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندہ نہیں لکھوایا۔ اُن کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے وعدے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں۔ میں نے اس کے متعلق کوئی حد بندی نہیں کی۔ کیونکہ ہر شخص کی آمدن اس کے حالات کے ماتحت مختلف ہوتی ہے۔ کسی شخص کی آمد تھوڑی ہوتی ہے۔ مگر اُس کے اخراجات اُس تھوڑی آمد سے بھی بہت کم ہوتے ہیں۔ اور کسی شخص کی آمد بظاہر زیادہ ہوتی ہے مگر اس کے اخراجات اس آمد سے بہت زیادہ ہوتے ہیں پس ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ کوئی شخص کس قدر قربانی کر سکتا ہے اس بارہ میں ہر شخص

اپنے ایمان اور اپنے اخلاص

کے مطابق خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے۔ اور اسی پر اس فیصلہ کا چھوڑ دینا زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ پس میں ان تمام احمدیوں کو جن کی آمدن جنگ کی وجہ سے بڑھ گئی ہے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک میں اپنی اپنی آمدن کے مطابق حصہ لیں ایسا نہ ہو۔ کہ آمدن کی زیادتی کے باوجود وہ ثواب میں دُوسروں سے پیچھے رہ جائیں۔ مثلاً آج کل

تاجروں کا کام

بڑھ جانے کی وجہ سے اُن کی آمدنیوں میں غیر معمولی زیادتی ہو رہی ہے۔ سینکڑوں تاجر ہماری جماعت میں ایسے ہیں جن کی آمدنی آج کل کے حالات کی وجہ سے سینکڑوں سے اُٹھ کر ہزاروں تک پہنچ گئی ہے۔ پس وہ اگر اپنے گذشتہ سالوں کے چندہ کے مقابلہ میں زیادتی کریں تو وہ بہت تھوڑی ہوگی لیکن اگر اپنی گذشتہ اور موجودہ آمدنی کا مقابلہ کرتے ہوئے اُس نسبت سے چندے میں اضافہ کریں تو یہ اضافہ بالکل اور ہوگا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے مخلصین موجود ہیں۔ جو اپنی

ماہوار آمد سے بھی زیادہ چندہ

تحریک جدید میں دے رہے ہیں۔ بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جن کی قربانی اُن کی ماہوار آمد سے دو دو تین تین گنا زیادہ ہے۔ اور وہ خوشی سے یہ قربانی کر رہے ہیں

مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تاجروں میں بالعموم وہ اخلاص نہیں پایا جاتا جو ملازمت پیشہ لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ شاید اس لئے کہ ملازمت پیشہ لوگوں میں تعلیم زیادہ ہے۔ یا شاید اس لئے کہ ان کی مقررہ آمدنیاں ہوتی ہیں۔ اور ان کے دلوں میں گھبراہٹ پیدا نہیں ہوتی۔ کہ آج کیا ہوگا۔ اور کل کیا ہوگا مگر بہرحال تجربہ یہی بتاتا ہے کہ

ملازمت پیشہ لوگ

قربانی میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح زمیندار دوست بھی تاجر پیشہ لوگوں سے زیادہ قربانی کرتے ہیں

سب سے کم قربانی کرنے والی

تاجر پیشہ لوگوں کی جماعت ہے۔ ان میں سے بعض کی سالانہ آمد پچیس پچیس تیس تیس چالیس چالیس ہزار روپیہ ہے۔ مگر ان کا چندہ دیکھا جائے تو کسی کا پچاس روپیہ ہوتا ہے۔ کسی کا ساٹھ۔ کسی کا سو اور کسی کا دو سو۔ گویا وہ اپنی ایک مہینہ کی آمد کا دسواں حصہ بلکہ بعض دفعہ پچاسواں حصہ خدا تعالےٰ کی راہ میں دیتے ہیں۔ جو درحقیقت ان لوگوں کے چندے کی نسبت جو ملازم پیشہ ہیں قربانی کے لحاظ سے سواں حصہ ہوتا ہے۔ یعنی ایک ملازم جس رغبت اور اخلاص اور محبت سے قربانی میں حصہ لیتا ہے۔ تاجر اس کے مقابلہ میں

خدا تعالےٰ کے رجسٹر میں

سواں بلکہ دو سواں حصہ لیتا ہے۔ بےشک ہماری جماعت میں ایسے تاجر بھی ہیں۔ جو اپنی آمدنیوں کے مطابق بلکہ بعض دفعہ اپنی آمدنی سے بہت زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ مگر وہ مستثنٰی ہیں۔ زیادہ تر ہماری جماعت میں ایسے ہی تاجر ہیں۔ جو اپنی ذمہ داری کو محسوس نہیں کرتے۔ اور توکل کی کمی کی وجہ سے وہ اسی خیال میں رہتے ہیں۔ کہ اگر آج خدا تعالےٰ کی راہ میں کچھ دے دیا تو کل کیا ہوگا۔ حالانکہ جو شخص

خدا تعالےٰ کے لئے قربانی

کرتا ہے۔ اس کی قربانی کبھی رائگاں نہیں جاتی۔ اور اسے خدا تعالےٰ دین اور دنیا دونوں میں بدلے دے دیتا ہے۔ پس جو لوگ تاجر ہیں یا نئے ملازم ہوئے ہیں۔ مگر اب تک انہوں نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ ان کو میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اب

دن بہت تھوڑے

رہ گئے ہیں۔ تحریک جدید کا یہ دور اب اپنے آخری مقام تک پہونچنے والا ہے۔ یہ نواں سال ہے۔ اگلا سال تحریک جدید کا دسواں اور آخری سال ہوگا۔ اس کے بعد یہ تحریک اپنی موجودہ شکل میں ختم ہو جائے گی۔ اور ہم خدا تعالےٰ سے کسی اور راستہ کے امیدوار ہوں گے۔ جو

قربانی اور اخلاص اور ایمان

کا رستہ ہوگا۔ اور جس پر چلکر ہر مومن اپنے رب کی رضا حاصل کر سکے گا۔ مگر بہرحال اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک تحریک ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ایک

یادگارِ زمانہ دور

ہے۔ جس کی تمام انبیاء و مرسلین نے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی ہے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے۔ جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو آج نظر آرہی ہیں ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے۔ اور اس طرح اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کردے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یونہی نہیں فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے یہودیوں سے ظہر تک کام لیا۔ اور انہیں ایک بدلہ دے دیا۔ اس کے بعد عیسائیوں سے عصر تک کام لیا۔ اور انہیں ایک بدلہ دے دیا۔ پھر مسلمانوں سے شام تک کام لیا۔ اور انہیں یہودیوں اور عیسائیوں دونوں سے زیادہ بدلہ دیا اس پر یہودیوں اور عیسائیوں کے دل میں حسد پیدا ہوا کہ انہوں نے کام تو تھوڑا کیا مگر بدلہ زیادہ لیا حقیقت یہ ہے کہ

زمانہ کی نزاکت کے لحاظ سے کام کی قیمت

بڑھ جاتی ہے۔ یہودیوں نے بےشک کام کیا۔ مگر ان کے کام کا اثر بنی اسرائیل تک ہی جا سکتا تھا۔ اسی طرح عیسائیوں نے بےشک کام کیا۔ مگر ان کے کام کا اثر بھی بنی اسرائیل تک ہی جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ انہوں نے اپنے مذہب کو غیر قوموں میں بھی پھیلایا۔ مگر انہوں نے جو کچھ کیا اپنے مذہب کے خلاف کیا۔ اپنی مذہبی تعلیم کے مطابق وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اور آپ کے سپرد اللہ تعالےٰ نے اشاعت دین کا کام کیا۔ مگر ساتھ ہی کہا اب تمہارا کام کسی ایک قوم یا کسی ایک نسل کو خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکانا نہیں۔ بلکہ تمہارا کام یہ ہے۔ کہ

ساری دنیا کو وحدت کی رسی

میں پرو کر اسے اللہ تعالےٰ کے آستانہ کی طرف کھینچ لاؤ۔ یہ وہ کام ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی نے نہیں کیا۔ بلکہ کسی نبی کے واہمہ میں بھی وہ عظیم الشان کام نہیں آسکتا تھا جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ پس اس کام کی عظمت کے لحاظ سے ہر شخص جو اس میں حصہ لیتا ہے۔ وہ بہت بڑے ثواب کا مستحق بنتا ہے۔ دیکھ لو

ڈاکوؤں اور چوروں سے جب لڑائی

کی جاتی ہے۔ تو اس لڑائی میں بھی کئی قسم کے خطرے ہوتے ہیں۔ جب کہیں آگ لگ جاتی ہے۔ تو اس آگ کو بجھانے میں بھی کئی قسم کے خطرے ہوتے ہیں۔ پرانے مکانات گرائے جاتے ہیں۔ تو ان مکانات کے گراتے وقت بھی کئی قسم کے خطرے ہوتے ہیں۔ اور بعض مزدور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان جب لڑائی میں شامل ہونے کے لئے جاتا ہے۔ تو اس وقت بھی اسے کئی قسم کے خطرے ہوتے ہیں۔ مگر کیا تم سمجھتے ہو دنیا کی عظیم الشان لڑائیوں میں حصہ لینے والوں کی عزت اور شہرت ویسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے چوروں اور ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنے والوں کی ہوتی ہے۔ یا آگ بجھانے والوں کی ہوتی ہے۔ حالانکہ خطرہ دونوں سول میں لیتے ہیں مگر ایک کا کام چونکہ اپنے نتائج کے لحاظ سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اس لئے اسے زیادہ عزت حاصل ہوتی ہے اور دوسرے کا کام چونکہ اپنے نتائج کے لحاظ سے زیادہ اہم نہیں ہوتا۔ اس لئے اسے زیادہ عزت حاصل نہیں ہوتی۔ پس

عظیم الشان نتائج

کو اپنے ذہن میں رکھنا اور ان کے مطابق قربانی کرنا خود اپنی ذات میں ایک بہت بڑا کام ہوتا ہے۔ اور جو شخص اس کام میں حصہ لیتا ہے وہ تھوڑا کام کرنے کے باوجود بہت بڑے اجر کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو تنگ ظرف ہوتے ہیں۔ جن کی نظر نہایت محدود ہوتی ہے۔ جو چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف دیکھتے اور عظیم الشان نتائج کو نظر انداز کر دیتے ہیں اتنے ثواب کے مستحق نہیں ہوتے جتنے ثواب کے مستحق وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن کی نظر بہت دور تک چلی جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں ہمارے ملک میں کروڑوں لوگ ایسے ہیں۔ جن کے دلوں میں

موجودہ لڑائی

کی کوئی اہمیت نہیں۔ لیکن اگر ان کے گاؤں پر چند ڈاکو حملہ کردیں۔ تو وہ ان سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ حالانکہ جانتے ہوں گے۔ کہ اگر ہم لڑے تو جان ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے اسی طرح اگر ایک کھیت کی منڈیر پر جھگڑا ہو جائے تو وہ

کٹ مرنے کے لئے تیار

ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ بہت ہی معمولی بات ہوتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ ایک منڈیر کا جھگڑا کوئی زیادہ اہم نہیں ہوتا۔ ہمارے ملک میں ہر سال سینکڑوں آدمی ان جھگڑوں میں مارے جاتے ہیں۔ اور پھر جو لوگ مارنے والے ہوتے ہیں۔ ان کو گورنمنٹ پھانسی دے دیتی ہے۔ اب دیکھ لو جان کا خطرہ یہاں بھی موجود ہے۔ ایک شخص کلہاڑی سے مرتا ہے۔ اور دوسرا پھانسی کے تختہ پر جان دے دیتا ہے۔ مگر زمیندار اس کے لئے فوراً تیار ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کی نظر محدود ہوتی ہے۔ وہ ساری دنیا کو اپنے کھیت کی منڈیر میں محدود کرنا چاہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک اور شخص ہوتا ہے۔ جو لڑائی کے لئے جاتا ہے مگر اس لئے نہیں کہ اسے پندرہ یا بیس یا پچیس روپے تنخواہ ملے گی۔ بلکہ اس لئے کہ دنیا پر اس وقت ایک

بہت بڑا ابتلاء

آیا ہوا ہے۔ اور میرے ملک کی عزت خطرہ میں ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں فوج میں شامل ہو جاؤں۔ اور اپنے ملک کو دشمن کے حملہ سے بچاؤں۔ اب یہ بھی اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ بلکہ

دوسروں کے مقابلہ میں کم خطرے میں

ڈالتا ہے۔ کیونکہ کھیت کی منڈیر پر جب کلہاڑی سے لڑائی ہوتی ہے۔ تو پانچ پانچ سات سات آدمیوں میں سے دو تین آدمی ضرور مر جاتے ہیں۔ گویا چالیس فی صدی موت ان میں واقعہ ہوتی ہے۔ لیکن فوج میں اتنی موت نہیں ہوتی۔ مگر باوجود اس کے کہ اسے کم خطرہ ہوتا ہے۔ اس کی عزت بہت زیادہ کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس نے صرف ایک نیک کام ہی نہیں کیا بلکہ اپنی نظر کو دور تک پھیلایا۔ اس نے صرف اپنے رشتہ داروں یا عزیزوں یا دوستوں کے لئے کام نہیں کیا۔ بلکہ

ملک اور قوم کی عزت بچانے کے لئے

آگے بڑھا۔ اس لئے وہ ان لوگوں سے

بہت زیادہ عزت کا مستحق ہوتا ہے۔ جو ڈاکوؤں سے لڑائی کرتے ہوئے یا کھیت کی منڈیر پر لڑتے ہوئے یا آگ بجھاتے ہوئے اپنی جانیں دے دیتے ہیں:۔

موجودہ دور

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ہے یہ بھی ایک عظیم الشان دور ہے۔ اور اس کے کاموں کا اثر قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص آج اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے:۔

پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدوں کی لسٹیں مکمل کر کے بھجوا دیں

میں اس موقعہ پر

قادیان والوں کو بھی توجہ

دلاتا ہوں۔ کہ اگر ان سے اب تک اس بارہ میں کوئی کوتاہی ہوئی ہو۔ تو وہ اس کوتاہی کا اب جلد ازالہ کر لیں۔ اور ہر محلہ والے اپنے اپنے وعدوں کی لسٹوں کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ اور اس امر کا جائزہ لیں۔ کہ کوئی شخص اس میں حصہ لینے سے محروم تو نہیں رہا۔ جس طرح عورتیں کنگھی کر کے اپنے بالوں کو صاف کرتی۔ اور ان میں سے جوئیں نکالتی ہیں۔ اسی طرح تمہارا فرض ہے۔ کہ تم بار بار اپنی لسٹوں کو دیکھو۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہو چکی ہو۔ تو اس کو دور کر کے

اپنی لسٹوں کو مکمل کرو

کئی لوگ بار بار کی تحریک کے محتاج ہوتے ہیں۔ ایسے لئے ایسے لوگوں کے پاس بار بار جاؤ۔ اور اپنی لسٹوں کو زیادہ سے زیادہ مکمل کرو۔ کیا بلحاظ اس کے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں نے اس میں حصہ لیا ہو۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ انہوں نے پہلے سے زیادہ چندہ لکھوایا ہو۔ اور کسی نے اپنی طاقت سے کم حصہ نہ لیا ہو۔ مگر جیسا کہ میں نے بار بار بتایا ہے

کسی کو مجبور مت کرو

کہ وہ اس تحریک میں ضرور حصہ لے۔ تم اس سے درخواست کرو۔ کہ وہ اس میں حصہ لے۔ تم اس تحریک کی اہمیت اس پر واضح کرو۔ اور اسے سمجھاؤ۔ کہ خدمتِ دین کے یہ مواقع بار بار میسر نہیں آیا کرتے نسلیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کے نام کو زمانہ نہیں مٹا سکتا اور نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے۔ جو انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والا ہوتا ہے:۔

آج کتنے صحابی ہیں۔ جن کی نسلوں کا بھی ہمیں پتہ نہیں۔ کہ وہ کہاں گئیں۔ اور تو اور

حضرت ابوبکرؓ کی نسل

کا پورا پتہ ہمیں نہیں ملتا۔ حضرت عمرؓ کی نسل کا پورا پتہ اب ہمیں نہیں ملتا۔ کرید کرید کر خاندان نکالے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ یہ خاندان حضرت ابوبکرؓ کی نسل میں سے ہے۔ یہ خاندان حضرت عمرؓ کی نسل میں سے ہے۔ مگر

ابوبکرؓ اور عمرؓ نے جو قربانیاں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کی تھیں وہ آج بھی ظاہر ہیں۔ اور زمانہ ان کو لوگوں کی نگاہ سے مخفی نہیں کر سکا۔ گویا ان کی جسمانی نسل مخفی ہو گئی۔ مگر ان کی روحانی نسل یعنی ان کے وہ کارنامے جو انہوں نے کئے۔ آج بھی ظاہر ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر رہیں گے۔ اور آخرت میں ان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو ثواب ملتا ہے۔ اس کا تو ہم اندازہ اور قیاس بھی نہیں کر سکتے۔ کون ہے جو اللہ تعالےٰ کی شان۔ اور اس کی عظمت۔ اور اس کے قرب کا اندازہ لگا سکے۔

معمولی معمولی مٹھائی

کی دوکانیں ہوتی ہیں۔ مگر لوگ ان مٹھائیوں کے مزے میں بھی فرق کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ فلاں حلوائی سے مٹھائی لی جائے۔ کیونکہ اس کا مزہ اچھا ہوتا ہے۔ لوگ دتی جاتے ہیں۔ تو اپنے دوستوں سے پوچھ لیتے ہیں۔ کہ انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو۔ تو بتا دیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر دتی گئے۔ تو فلاں مٹھائی والے سے مٹھائی لے آنا۔ کیونکہ اس کی مٹھائی کا مزہ نہایت اعلےٰ ہوتا ہے۔ اگر یہ گندی

تہبند باندھنے والے حلوائی

جو مٹھائی بناتے بناتے باہر پیشاب کرنے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر بغیر ہاتھ دھوئے اور طہارت کئے مٹھائی بنانے لگ جاتے ہیں۔ ان کی تیار کی ہوئی مٹھائیوں کے مزہ میں فرق ہوتا ہے۔ تو خود ہی سوچ لو۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ سے

محبت کا جام

جن لوگوں کو ملے گا۔ وہ کیسا لذیذ ہوگا۔ اور کونسی قربانی ہے۔ جو اس کے مقابلہ میں اہم کہلا سکتی ہے:۔

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات شیخ محمد صاحب قریشی ریٹائرڈ چٹھی رسان قادیان

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

(۱)

میرے آباء و اجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ ہی وارد قادیان ہوئے تھے۔ بچپن میں ہی میرے والد صاحب فوت ہو چکے تھے۔ میری والدہ محترمہ نے میرے ہوش سنبھالنے سے قبل ہی حضور علیہ السلام کی بیعت کر لی تھی۔ اور جب میں بارہ برس کا ہوا تو میں نے حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ اور میرا خیال ہے کہ اپنے خاندان کے آدمیوں میں سب سے پہلے میں نے ہی یہ سعادت حاصل کی۔ (الحمدللہ)

(۲)

ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بہت سے منی آرڈر برائے تقسیم لے گیا۔ اور ان کی رقومات حضور کو دے کر ڈیلیوری کا باقی کام شہر میں کرتا رہا۔ جب چار بجے کے قریب ڈاکخانہ میں واپس پہنچا۔ اور پوسٹ ماسٹر کو تقسیم شدہ منی آرڈروں کی واپسی دینے لگا۔ تو حساب کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ میں نے غلطی سے چھ روپے کسی جگہ زائد تقسیم کر دیئے ہیں۔ بڑی تشویش ہوئی چونکہ حضور علیہ السلام کو جو رقم دی گئی تھی۔ وہی ایک کثیر رقم تھی۔ اس لئے پوسٹ ماسٹر نے جس کا نام اللہ دتا تھا۔ اور جو ایک متعصب غیر احمدی تھا کہا کہ بہتر ہے۔ کہ تم جا کر مرزا صاحب سے دریافت کرو۔ میرا تو دل نہیں چاہتا تھا۔ کہ حضور علیہ السلام کو دوبارہ جا کر تکلیف دوں۔ مگر اس کے بار بار کے اصرار پر میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا اور عرض کی۔ کہ آج میں نے غلطی سے کسی جگہ چھ روپے زائد تقسیم کر دیئے ہیں۔ اس پر حضور پُرنور نے فرمایا کہ میاں مجھے تو اب یاد نہیں۔ کہ رقم کس قدر وصول کی گئی تھی۔ اور میں تو اب اس میں سے کچھ خرچ بھی کر چکا ہوں۔ مگر خیر چونکہ تم غریب آدمی ہو۔ میں یہ رقم تمہیں دے دیتا ہوں۔ مگر آئندہ احتیاط سے کام کیا کرو۔

(۳)

میں جب کبھی حضور علیہ السلام کی خدمت میں تقسیم ڈاک کی غرض سے جاتا۔ تو حضور علیہ السلام بے تکلفانہ طور پر کبھی تو حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب کے مکان کے بالاخانہ کی ڈیوڑھی پر جس پر "دار البرکات" لکھا ہوا ہے) تشریف لے آتے۔ اور کبھی مسجد مبارک کی تنگ سیڑھیوں پر ہی تشریف لے آتے۔ اور وہیں زمین پر بیٹھ کر منی آرڈروں پر دستخط کر دیتے۔ اور ڈاک بھی لے لیتے۔

(۴)

حضور علیہ السلام عام طور پر نمازیں اول وقت میں ہی پڑھا کرتے تھے۔ مگر بعض اوقات جب طبیعت علیل ہوتی یا کسی تصنیف میں مصروف ہوتے۔ اور کام زیادہ ہوتا۔ تو دیر بھی ہو جاتی تھی۔

(۵)

حضور علیہ السلام کا لباس بالکل سادہ ہوتا تھا۔ گرمیوں میں عام طور پر سفید ململ کی کھلے بازوں والی قمیص جو عموماً ہاتھ کی سلی ہوئی ہوتی تھی پہنا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام کو میری والدہ مرحومہ کے ہاتھ کے سلے ہوئے کپڑے بہت پسند ہوتے تھے۔ میری والدہ مرحومہ نے مجھے بتایا تھا۔ کہ جب حضور علیہ السلام لاہور کے آخری سفر پر تشریف لے جانے والے تھے تو حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے مجھے انیس ۱۹ ململ کے کرتے سینے کے لئے دیئے۔ اس وقت میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا۔ کہ یا حضرت قمیصوں کے گلے کیسے ہوں۔ فرمایا گلے کا کوئی خیال نہ کرو خواہ تنگ ہو یا کھلا کیونکہ اوپر کا بٹن تو میں لگاتا ہی نہیں۔ البتہ ان کے چاک ذرا لمبے رکھے جائیں۔ تاکہ بیٹھنے میں آسانی ہو۔

(۶)

سردیوں میں حضور علیہ السلام پوستین کا کوٹ بھی پہنا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام کی عادت عام طور پر سفید پگڑی باندھنے کی تھی۔ جس میں بجائے کلاہ کے روی ٹوپی استعمال فرماتے تھے۔ حضور علیہ السلام کی جوتی عموماً سرخ والنے دار دیسی کھال کی ہوا کرتی تھی۔ اس پر تلے وغیرہ کا کام نہ ہوتا تھا۔ اگر کبھی اس کی اڑی بیٹھ جاتی۔ تو حضور اسے درست کروانے کی کوشش نہ فرماتے بلکہ ویسے ہی استعمال کرتے رہتے بعض دفعہ ایک پاؤں کی ایڑی سالم ہوتی۔ اور دوسرے کی بیٹھ جاتی۔ تب بھی حضور اسی طور پر استعمال میں لاتے رہتے۔ حضور علیہ السلام چلنے میں تیز رفتار مگر پُر وقار تھے۔

(۷)

حضور علیہ السلام کے سر مبارک کے بال لمبے ہوتے تھے۔ جن کو پنجابی میں پٹے کہتے ہیں۔ مگر ایسے نہیں۔ کہ شانوں پر عام پیروں کی طرح پڑے ہوں۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال مبارک کان کی لو تک ہوتے تھے۔ حضور علیہ السلام کی ریش مبارک چھ انچ کے قریب لمبی ہوتی تھی۔ جس میں مہندی لگایا کرتے تھے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیثیتِ نبوت قابل تبلیغ ہے

میر مدثر شاہ صاحب غیر مبائع نے پیغام صلح ۱۴ جنوری ۱۹۴۳ء میں لکھا ہے:۔ "حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناقل) کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک اصلی اور دوسری مجازی۔ مجددیت اور مسیحیت اصلی ہے نبوت مجازی اور غیر حقیقی ہے۔ اصلی حیثیت قابل تبلیغ ہے یعنی مجددیت اور نبوت قابل تبلیغ نہیں ہے۔ خود حضرت نے اس کی اشاعت کی ممانعت کر دی"

(پیغام صلح ص۴ کالم ۳)

تعجب ہے کہ میر مدثر شاہ صاحب اپنے مضمون میں مجددیت اور مسیحیت کو اصلی حیثیت قرار دیتے ہیں۔ مگر اس سے ایک ہفتہ پہلے کے پیغام صلح میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسیحیت کو بھی مستعار اور ظلی حیثیت کا مقام قرار دے چکے ہیں۔ بلکہ وہ تو ہر مقام کو جو ایک امتی کو مل سکتا ہے مستعار قرار دیتے ہیں۔ پس اگر میر صاحب کی مراد مسیحیت اور مجددیت کی حیثیت کے اصلی ہونے سے یہ ہے کہ یہ حیثیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض اور واسطہ اور ظلیت میں حاصل نہیں۔ بلکہ براہ راست اور مستقل طور پر یہ حاصل ہے۔ تو یہ خیال تو سراسر باطل ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔

"کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"

(ازالہ اوہام ص۱۳۸)

پس اس تحریر کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجددیت اور مسیحیت بھی نبوت کی طرح ظلی اور طفیلی ہے۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی جگہ اپنی نبوت کو علی طریق المجاز کہا ہے تو اس سے مراد یہی ہے کہ آپ کی نبوت براہ راست نہیں۔ بلکہ مسیحیت اور مجددیت کی طرح یہ مقام آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اور حضور کے طفیل حاصل ہے۔ چنانچہ انہی معنوں میں آپ نے اپنی مسیحیت موعودہ کو بھی مجازی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ازالہ اوہام ص۲۶۱ پر فرماتے ہیں۔

"یہ عاجز مجازی اور روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے۔ جس کی قرآن وحدیث میں خبر دی گئی ہے"

پس اگر مجازی مسیح موعود ہوتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہی معنوں میں میر صاحب کے نزدیک اصلی مسیح موعود بھی ہیں۔ تو اسی طرح مجازی نبی ہوتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی لحاظ سے واقعی نبی بھی ہیں۔ پس اب میر صاحب کے نزدیک حضرت اقدس علیہ السلام کی مسیح موعود کی حیثیت قابل تبلیغ ہے۔ تو اسی طرح آپ کی نبوت کی حیثیت بھی قابل تبلیغ ہونی چاہیئے۔

چونکہ میر صاحب نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ قابل تبلیغ واشاعت اصلی حیثیت ہی ہے۔ لہذا اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی حیثیت بھی قابل تبلیغ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی اسے قابل تبلیغ قرار دیا ہے۔ بلکہ اس کی تبلیغ بھی کی ہے۔ تو میر صاحب کو اپنے مسلمہ اصول کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فی الواقع اور درحقیقت نبی بھی تسلیم کر لینا چاہیئے۔

(۱) اس امر کا ثبوت کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی حیثیت قابل تبلیغ واشاعت ہے۔ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی مقدس وحی کے ذریعہ حکم دیا "قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا" (اے مسیح محمدی) تو کہہ دے اے تمام لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

"قُل" کا لفظ بتاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت کی حیثیت قابل تبلیغ واشاعت ہے۔ اور یا ایھا الناس اور الیکم جمیعًا کے الفاظ بتاتے ہیں۔ کہ آپ کی حیثیت رسالت تمام دنیا کے لئے قابل تبلیغ واشاعت ہے

(۲) پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقولوا الذین کفر والست مرسلاً قل اللّٰہ شھیدًا بینی وبینکم۔ کہ کافر کہیں گے۔ کہ تو مرسل الٰہی نہیں۔ تو انہیں کہہ دے (میرے مرسل ہونے کے متعلق) اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ پس اگر دعویٰ رسالت قابل تبلیغ نہ ہوتا۔ تو اس کا انکار کرنے والوں کے لئے خدائی شہادت اور گواہی کی بھی ضرورت نہ ہوتی۔ اور اس کے منکر وحی الٰہی میں کافر بھی قرار نہ دیئے جاتے۔

(۳) پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس وحی میں فرمایا ہے "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت قابل تبلیغ واشاعت نہ ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے ذکر میں کیوں فرماتا۔ کہ دنیا نے اسے قبول نہیں کیا۔ جو دعویٰ قابل تبلیغ واشاعت نہ ہو۔ اس کی قبولیت بھی ضروری نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا تعالیٰ اس جگہ فرماتا ہے۔ گو دنیا نے اسے قبول نہیں کیا۔ مگر میں اسے قبول کرونگا اور بڑے زور آور حملوں کے ذریعہ اس کی سچائی ظاہر کر دونگا۔ اب زور دار حملے تو ظاہر ہوں لوگوں کے مسیح موعود کی نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے اور میر صاحب یہ حکم لگا رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت قابل تبلیغ نہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے

تمام جماعتوں اور افراد کو یہ تاریخ یاد رکھنی چاہیئے۔ اور اس سے پہلے پہلے سال نہم کے وعدے میرے نام پر یا تحریک جدید کے دفتر میں بھجوا دینے چاہئیں

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

پھر اس امر کا ثبوت کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی اپنی نبوت کی حیثیت کو قابل تبلیغ و اشاعت سمجھا۔ اور خود اس کی تبلیغ بھی کی ہے۔ یہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں:۔ "میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ ص۵۳)

پس اگر دعویٰ مسیح موعود کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیثیتِ نبوت قابل دعوت و تبلیغ نہ ہوتی۔ تو آپ اسے اپنی دعوت کا مشکل امر قرار نہ دیتے۔ آپ تو فرما رہے ہیں۔ مجھے لوگوں سے یہ منوانا مشکل ہے۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ اور یہ ہی مسیح موعود ہوں۔ مگر میر صاحب کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی حیثیت قابل تبلیغ نہیں۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجلیات الٰہیہ میں فرماتے ہیں۔ "سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وماکنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو"

(تجلیات الٰہیہ نیا ایڈیشن ص۵)

اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت قابل تبلیغ و اشاعت نہ ہوتی۔ تو آپ اس کا ثبوت قرآن مجید سے کیوں پیش کرتے۔ اور پھر کیوں لوگوں کو کہتے کہ اس نبی کو تلاش کرو۔ جس کی تکذیب کی وجہ سے تم پر عذاب پر عذاب نازل ہو رہا ہے۔ پس اگر دنیا پر عذاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی تکذیب کی وجہ سے آ رہے ہیں۔ تو ماننا پڑا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آپ کی نبوت کی حیثیت قابل تبلیغ و اشاعت ہے۔ اور اس جگہ آپ نے اس کی یوں اشاعت کر دی۔ کہ لوگوں کو عذابوں کی طرف متوجہ کر کے اس نبی کی تلاش کی تحریک کی ہے۔ جس کی تکذیب کی وجہ سے یہ عذاب نازل ہو رہے تھے۔ پس میر صاحب کا یہ قول سراسر افترا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۴۳ :- منکہ اللہ رکھا ولد چودہری دین محمد صاحب قوم ملی جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت خلافت ثانیہ ساکن نارووال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت بائیس روپے تنخواہ ہے اور سات روپے قحط الاؤنس ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- اللہ رکھا ملی احمدی نارووال۔ حال بنگلہ سکھیانوالہ اپر چناب ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد :- محمد عبداللہ نارووال۔ گواہ شد :- عزیز اللہ نارووال

نمبر ۵۵۶۶ :- میں عنایت بیگم زوجہ چودہری غلام رسول صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن سلہریاں ڈاکخانہ مدد کا ہلواں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ (۲) جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ (الف) زیورات طلائی سوا تولہ مالیتی ۸۰ روپے۔ زیورات طلائی انام ایک تولہ مالیتی ۳۶ روپے۔ زیورات نقری لچھیاں ۲۸ تولہ مالیتی ۱۴ روپے۔ کل میزان ۱۳۰ روپے۔ (ب) حق مہر مبلغ پانصد روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ یعنی میری کل جائیداد اس وقت مبلغ ۶۳۰ روپے بحروف چھ صد تیس جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اپنی اس جائیداد کا حصہ وصیت مبلغ ۶۳ روپے (ترسیٹھ) اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر آئندہ اس جائیداد کے علاوہ بوقت وفات میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بموجب وصیت مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کچھ حصہ اپنی وصیت کا حین حیات ادا نہ کرسکوں۔ تو میرے خاوند چودہری غلام رسول صاحب یا میرے دیگر ورثاء ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے۔ الامۃ (نشان انگوٹھا دایاں) عنایت بیگم موصیہ۔ گواہ شد :- منشی محمد شریف ولد شیخ خیر الدین قصوری حال سندھ جنگ نیکر ڈی گنری سندھ۔ گواہ شد: غلام رسول موکھ ولد شیر محمد موضع سلہریاں ضلع سیالکوٹ۔ حال نصرت آباد [illegible] سندھ

نمبر ۶۳۵۳ :- منکہ فاطمہ بیگم بیوہ میاں کامل دین صاحب پڑھار قوم رانجھا پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن موضع ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مہر و زیور کوئی نہیں۔ صرف جائیداد ذیل ہے۔ خاوند کی جائیداد اراضی زرعی ۲۸ بیگہ سے بموجب شرع ۱/۸ حصہ کی اراضی ۳ ۱/۲ بیگہ میرے حصہ کی ہے۔ جس کی تخمینہ قیمت بازاری ماعسہ روپے ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ الامۃ :- فاطمہ بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :- احمد علی پسر موصیہ ادرحمہ۔ گواہ شد :- محمد بخش ولد صالح محمد ادرحمہ

نمبر ۶۳۵۴ :- منکہ عزیز محمد خان ولد حافظ نصیر محمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر تقریباً تیس سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۰ء ساکن بہاولپور ریاست بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ ۲۷ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۴ جنوری۔ کل شام آٹھویں فوج نے ٹریپولی پر قبضہ کر کے ٹیونس کی طرف پیشقدمی جاری رکھی۔ اور مغرب کی طرف دشمن کے ساتھ جھڑپیں بھی ہوئیں آٹھویں فوج کا کچھ حصہ ٹریپولی کی گودیاں اور ہوائی میدانوں کو درست کر رہا ہے۔ تا اسے دشمن کے خلاف استعمال کیا جا سکے۔ ۲۴ گھنٹوں کی مسلسل بمباری کے بعد اتحادی طیاروں کے حملوں کا زور کل کم رہا۔ دشمن تیزی کے ساتھ مغرب کی طرف ہٹتا جا رہا ہے۔ اور ساحلی سڑک پر سے ٹیونیشیا میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ سسلی اور سارڈینیا کے درمیان دشمن کے دو جہاز غرق کر دیئے گئے۔ ایک اور مسلح ٹرالر خشکی پر چڑھا دیا گیا۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ ٹیونس میں فرانسیسی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ قیروان سے بیس میل کے فاصلہ پر دشمن جو حملے کر رہا تھا۔ انہیں کامیابی سے روک لیا گیا ہے۔ ایک مقام پر دشمن کے ایک فوجی دستے کا صفایا کر دیا گیا۔ مشرقی ریگستان میں دشمن کے بعض دستے ہتھیار ڈال رہے ہیں۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ کل رات برطانی طیاروں نے مقبوضہ یورپ میں دشمن کے ٹھکانوں پر زبردست حملے کئے۔ تفصیل کے بارہ میں سرکاری اعلان کا انتظار ہے۔ آج صبح بھاری بمباروں نے لوریان اور برلیسٹ میں جرمن آبدوزوں کے اڈوں کو نشانہ بنایا نیز بلجیم۔ فرانس اور شمال مغربی جرمنی پر بھی حملے کئے گئے۔ فرانس میں دشمن کی سامان سے بھری ہوئی بارہ گاڑیوں کو برباد کر دیا گیا۔

دہلی ۲۴ جنوری۔ ہندوستانی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی ہوائی جہازوں نے کل رات سنٹرل برما میں ہے ہو کے ہوائی اڈہ پر سخت بمباری کی۔ اڈہ کی بیٹریوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا اسکے علاوہ اس میدان میں بھی کئی بم پھٹتے دیکھے گئے جہاں دشمن کے طیارے کھڑے تھے۔ ان حملوں کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامت واپس آ گئے۔

ماسکو ۲۴ جنوری۔ آج پچھلے پہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ شمالی کاکیشیا میں سرخ افواج کی پیشقدمی جاری ہے۔ انہوں نے دشمن سے ایک اہم مقام چھین لیا ہے۔ ایک اور محاذ پر انہوں نے بارہ میل ایک دن میں پیشقدمی کی۔ شمالی کاکیشیا میں اب دشمن کے لیے شدید خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ آرماویر پر قبضہ نے ان کو رسل و رسائل کے ذریعہ سے محروم کر دیا ہے۔ اور مائیکوپ کے تیل کے میدانوں سے کاکیشیا کی جرمن فوج کا تعلق کٹ چکا ہے۔ روسیوں نے مائیکوپ سے آنیوالی تیل کی پائپ لائن کو بھی کاٹ دیا ہے۔ ڈان کے محاذ پر روسی فوجوں نے مزاحمت پر قابو پا لیا ہے اور اب وہ آگے بڑھ رہی ہیں۔ اس علاقہ میں ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا گیا۔ ورونیش کے جنوب میں روسی کامیابی سے دشمن پر حملے کر رہے ہیں۔ سٹالن گراڈ سے بحیرہ اسود کو جانیوالی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ بھی روسی پیشقدمی جاری ہے۔ شمالی کاکیشیا کے جن اہم مقامات پر روسی قبضہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں دشمن نے بھاگتے ہوئے پانچسو فوجی لاریاں اور بہت سا دوسرا سامان جنگ چھوڑا۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جنوب مغربی نیوگنی میں لڑائی کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ سارا نندا پر اتحادی فوج کا قبضہ ہر طرح مکمل ہو چکا ہے۔ یہاں دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا گیا۔ اور ایک سو سترہ مزید جاپانی قیدی بنائے گئے۔ اتحادی طیاروں نے نیوبرٹین میں راباؤل کی بندرگاہ پر شدید حملہ کیا اور دشمن کے جو جہاز وہاں کھڑے تھے۔ ان میں سے چار کو غرق کر دیا اور دو کو نقصان پہنچایا۔ دشمن کے طیارے مقابلہ پر آئے۔ جن میں سے پانچ برباد کر دئے گئے۔ اور دو کو نقصان پہنچایا گیا۔ ڈوبنے والے جہازوں میں ایک بارہ ہزار ٹن کا فوج بردار جہاز بھی تھا۔

لاہور ۲۳ جنوری۔ یونینسٹ پارٹی نے آج اپنے اجلاس میں آنریبل ملک خضر حیات خاں ٹوانہ کو سر سکندر حیات خاں کی جگہ اپنا لیڈر منتخب کیا اور انتخاب کے بعد انکی لیڈری میں مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ اب پنجاب کے چھٹے وزیر کے تقرر کا سوال وزیر اعظم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک دو دن تک اپنے فیصلہ سے گورنر کو مطلع کر دینگے۔ میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا۔ کہ سر سکندر کی یادگار قائم کی جائے۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس کنور دلیپ سنگھ کو یکم جنوری ۱۹۴۳ء سے اس سال کے موسم گرما کی تعطیلات تک رخصت دی گئی ہے۔ گورنر جنرل نے انکی جگہ سردار بہادر سردار تیجا سنگھ ڈسٹرکٹ و سشن جج کو قائم مقام جج مقرر کر دیا ہے۔

لاہور ۲۳ جنوری۔ پولیس کی ایک جمعیت نے لوہاری دروازہ اور شاہ عالمی دروازہ کے اندر چار دوکانوں پر ریزگاری کی تلاش میں چھاپے مارے اور قریباً ساڑھے بارہ صد روپیہ کی ریزگاری برآمد ہوگئی۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ ۲۲ جنوری کی رات کو دشمن کے چند ہوائی جہازوں نے جنوب مشرقی بنگال پر بم گرائے۔ معمولی نقصان ہوا۔ کسی جگہ سے کسی شخص کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ بعد دوپہر جاپانی ہوائی جہازوں کے ایک دستے نے چٹاگانگ کے رقبہ پر حملہ کیا لیکن ابھی تک تفاصیل موصول نہیں ہوئیں۔

کراچی ۲۲ جنوری۔ سندھ کے وزیر اعظم سر غلام حسین ہدایت اللہ نے ایک ملاقات میں بتایا کہ حکومت سندھ کو ۱۹۴۲ء میں تقریباً ایک کروڑ روپیہ کا گھاٹا رہے گا معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ کو حروں کے دبانے پر بیس لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑا ہے۔

امرتسر ۲۳ جنوری۔ چاندی ۹۹ روپے ۴ آنے۔ سونا ۹۹ روپے۔ پونڈ ۸۴ روپے ۴ آنے۔

کراچی ۲۲ جنوری۔ پولیس نے ایک مسلمان تاجر کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کیا ہے۔ اس نے ۲۴ پونڈ وزنی تانبے کے سکے جمع کر رکھے تھے۔ ملزم نے اپنی صفائی میں یہ بیان دیا ہے کہ یہ سکے اسکی بیوی نے حاجیوں کی روانگی کے موقعہ پر کربلا میں مانگنے والے فقیروں میں تقسیم کرنے کے لئے جمع کر رکھے تھے۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ ٹریپولی پر قبضہ ہو جانے سے جہاں جنرل منٹگمری کو ایک بڑی بندرگاہ مل گئی ہے۔ وہاں سفاکس اور قابس کے محوری اڈوں پر حملہ کرنے کیلئے ایک نہایت مفید ہوائی اڈہ بھی مل گیا ہے۔ ابھی سے وہ سسلی اور ٹیونس کے درمیانی سمندر کی راہ سے آنیوالی محوری سپلائی پر بھی حملہ کر سکینگے۔ سفاکس اور قابس سے ٹریپولی کا فاصلہ صرف دو سو میل ہے۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر جنگ سر جیمز گریگ نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ٹریپولی پر برطانی قبضہ سے افریقہ میں اطالوی ایمپائر کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

لکھنؤ ۲۳ جنوری۔ پراونشل مسلم لیگ یوپی نے حکومت ہند کو ایک برقیہ روانہ کیا ہے۔ جسمیں کرپس مشن کے علیگڑھ اور لکھنؤ آنیکے پروگرام کو منسوخ کرنیکے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ پروگرام میں کرپس مشن کے لکھنؤ آنے کو شامل کیا جائے۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ اتحادی طیاروں نے بحر الکاہل میں نیو جارجیا کے جزیرہ میں منڈا کے ہوائی اڈہ پر سخت بمباری کی۔ اور ایک ہی دن میں چار حملے کئے۔ ایک جگہ بڑا دھماکہ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے گولہ بارود کا کوئی ذخیرہ اڑ گیا۔

دہلی ۲۵ جنوری۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برما پر دشمن کا قبضہ ہو جانیکی وجہ سے ہندوستان میں چاول کی درآمد بند ہو گئی ہے۔ اور فوجی ضروریات کی وجہ سے گیہوں کی مانگ بڑھ گئی ہے۔ مگر ہندوستان میں غلہ کی کمی کی صرف یہی دو وجوہ نہیں۔ بلکہ بڑی وجہ یہ ہے کہ غلہ پیدا کرنیوالوں۔ اس کا بیوپار کرنے والوں اور استعمال کرنے والوں نے بہت سا غلہ چھپا رکھا ہے۔ اگر یہ سب بازار میں آجائے۔ تو دقت دور ہو سکتی ہے۔

دہلی ۲۵ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اگلے دو تین ماہ میں گیہوں کی کافی مقدار جہازوں کے ذریعہ ہندوستان پہنچ جائیگی اور حکومت کی نگرانی میں ضرورتمند لوگوں کو مہیا کی جائیگی۔ جہانتک ہو سکیگا۔ اسے کم سے کم قیمت فروخت کیا جائیگا۔ اور اندازہ ہے موجودہ قیمت سے اسکی قیمت کافی کم ہو گی۔ اس وجہ سے حکومت گیہوں کی قیمت کو معین کرنے کے احکام واپس لے رہی ہے۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ بحیرۂ روم میں برطانی آبدوزیں دشمن کے دس لاکھ ٹن کے جہاز ڈبو چکی ہیں۔ یہ صرف آبدوزوں کا کام ہے۔ جہازوں اور طیاروں نے جو غرق کئے۔ وہ اس کے علاوہ ہیں۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ برطانی آٹھویں فوج ٹیونیشیا کی سرحد میں داخل ہو چکی ہے۔ خیال ہے کہ رومیل ۷۵ میل اندر مراطہ لائن پر مقابلہ کریگا۔ اس لائن پر مسلسل بمباری کی جا رہی ہے۔ اتحادی طیارے شب و روز بیزرٹا پر حملے کر رہے ہیں۔ شنبہ کو جو حملہ کیا گیا۔ وہ بہت زوردار تھا۔ بیشمار جگہوں پر آگ بھڑک اٹھی۔ دشمن کے طیاروں نے انہیں روکنے کی کوشش کی مگر انمیں سے ۱۹ برباد کر دئے گئے۔ اتحادی طیاروں میں سے کسی ایک کا بھی نقصان نہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر